# عالمِ دین کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونے کا ثبوت اَحادیث کی روشنی میں

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Gul-2765 تاریخ:11-01-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ عالم دین کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا، جائز و مستحب عمل ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا کسی حدیث پاک میں اس کا حکم موجود ہے؟ اگر ہے تو وہ حدیث پاک کیا ہے؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

**مختلف اَحادیث کریمہ سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **نے مختلف صحابہ وصحابیات** رضی اللہ تعالیٰ عنھم **کے لیے بذات خود قیام فرمایا اور بعض احادیث میں ہے کہ دیگر صحابہ** رضی اللہ تعالیٰ عنھم **کو بھی قیام کا حکم فرمایا۔ انہیں احادیث سے استدلال کرتے ہوئے** علماء کرام نے یہ مسئلہ اپنی کتب میں واضح انداز میں بیان فرمایا کہ دینی شخصیت مثلانیک صالح عالم دین، مشائخ کرام، اساتذہ کرام، والدین اور نیک حکمران کی تعظیم اور عزت کے لیے کھڑا ہونا، جائز بلکہ مستحب عمل ہے۔

**اختصار کے ساتھ چند احادیث درج ذیل ہیں۔**

**نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **کا حضرت فاطمہ** رضی اللہ عنہا **کیلئے قیام:**

سنن ابی داود میں ہے: **"اذا دخلت علیہ قام الیھا فاخذ بیدھا، وقبلھا، واجلسھا فی مجلسہ "** ترجمہ: حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرماتے، آپ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ پکڑتے، ان کو چومتے اور اپنی

جگہ پر بٹھاتے۔ (سنن ابی داؤد، جلد4، صفحہ355، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح کی حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"(اذا دخلت علیہ، قام الیھا) ای: مستقبلا و متوجھا۔۔۔فکانہ صلی اللہ علیہ وسلم نزلھا منزلۃ امہ تعظیما لھا "ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوتیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے ان کے استقبال میں کھڑے ہوتے ۔۔۔گویا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی والدہ کے مقام پر رکھتے ہوئے تعظیم کرتے تھے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد7، صفحہ2969، مطبوعہ بیروت)

مزید شرح مصابیح لابن الملک میں ہے:"کانت اذا دخلت علیہ، قام الیھا **ای: النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی فاطمۃ تعظیمًا للہ تعالی، فانہ صلی اللہ علیہ وسلم عرف قَدْرَھا عند اللہ تعالی** "ترجمہ: حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ پاک کی خوشنودی کے لیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تعظیم کے طور پر قیام فرماتے، **کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اللہ پاک کے ہاں قدر و منزلت کو پہچانتے تھے۔**

(شرح مصابیح لابن الملک، جلد5، صفحہ181، مطبوعہ ادارۃ الثقافۃ الاسلامیۃ)

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کیلئے کھڑے ہونے کا حکم فرمانا:

صحیح بخاری میں "**باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "قوموا إلی سید کم"** کے تحت حدیث پاک ہے کہ "**عن ابی سعید، ان اھل قریظۃ نزلوا علی حکم سعد، فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلیہ فجاء، فقال: "قوموا إلی سید کم** "ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب بنی قریظہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حکم پر ہتھیار ڈال دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا، جب وہ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے، تو نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

(صحیح بخاری، جلد8، صفحہ59، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

**شارحین حدیث نے احادیث کریمہ سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ دینی شخصیت، والدین، عادل حکمران اور اساتذہ کے لئے کھڑا ہونا، جائز ہے،** جیسا کہ شرح مصابیح لابن الملک میں ہے:" قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم للانصار" قوموا الی سید کم" **ای الی افضلکم** رجلا قیل: المراد بہ القیام للتوقیر والتعظیم: لاقترانہ بلفظ: (سید کم)، فیدل علی ان التعظیم بالقیام جائز لمن یستحق الاکرام کالعلماء والصلحاء "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنصار کو فرمایا کہ" اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ" **یعنی تم میں جو افضل شخص ہے اس کے اکرام کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔** بیان کیا گیا ہے کہ یہ کھڑا ہونا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی تعظیم و توقیر کے لئے تھا کیونکہ قیام کے حکم کے ساتھ ملا ہوا لفظ" سید کم" اسی پر دلالت کرتا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ جو اکرام کا مستحق ہے، جیسا کہ علماء اور صلحاء ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا، جائز ہے۔

(شرح مصابیح لابن الملک، جلد5، صفحہ182،183، مطبوعہ ادارۃ الثقافۃ الاسلامیۃ)

مفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح میں ہے:"**قوموا الی سید کم"ای: قوموا من مکانکم لحرمۃ سعد،** وھذا دلیل علی جواز قیام الجالسین الی من یدخل علیھم من اصحاب المناصب والاستاذین والصلحاء والابوین، ومن یستحق الاحترام"ترجمہ: تم اپنے سردار یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی عزت کی وجہ سے اپنی جگہ سے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ حدیث پاک اہل منصب، اساتذہ، صلحاء، والدین اور جو بھی احترام کا مستحق ہے، اس کے آنے کے وقت، بیٹھے ہوئے لوگوں کے کھڑے ہونے کے جواز کی دلیل ہے۔

(مفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد4، صفحہ413، مطبوعہ دار النوادر، وزارۃ الأوقاف الکویتیۃ)

**حضرتِ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرتِ کعب رضی اللہ عنہ کے لئے قیام کیا:**

بخاری شریف میں ہے:"وقال ابن مسعود: علمنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

التشھد و کفی بین کفیه وقال کعب بن مالك دخلت المسجد فاذا برسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم **فقام الی طلحة بن عبید اللہ یھرول حتی صافحنی وھنانی** " ترجمہ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد سکھائی اور میری ہتھیلی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتھے اور **حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ میرے آنے پر کھڑے ہوئے، میری طرف خوشی سے لپکے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک باد دی۔** (صحیح البخاری، جلد8، صفحہ59، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

صحیح مسلم میں حضرتِ کعب رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہونے کی طویل حدیث پاک کا ایک حصہ ہے کہ "فقام طلحة بن عبید اللہ یھرول حتی صافحنی وھنانی "ترجمہ: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خوشی سے بھاگ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

(صحیح مسلم، جلد4، صفحہ1111، مطبوعہ بیروت)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث پاک کے الفاظ کی شرح میں فرماتے ہیں:" **فیه استحباب مصافحة القادم والقیام له إکراما والھرولة إلی لقائه بشاشة و فرحا** "ترجمہ: **اس حدیثِ پاک سے آنے والے شخص سے مصافحہ کرنے، اس کی تعظیم کرتے ہوئے قیام کرنے اور خوشی وشادمانی سے بھاگ کر ملنے کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔**

(شرح النووی علی مسلم، جلد17، صفحہ96، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ**

**مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری**

18جمادی الاخری1444ھ/11جنوری2023ء

دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net



نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے